سوال

(40) قربانی کے تین دن ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم حافظ صاحب میری، اللہ سے دعا ہے کہ اللہ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور اللہ آپ کے رسالے ''الحدیث'' کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ محترم الشیخ ''الحدیث'' کا ہر شمارہ علم و تحقیق کا شاہکار اور تحقیقی مضامین کا گہوارہ ہوتا ہے۔ محترم الشیخ آپ نے رسالے کی قیمت سالانہ ۲۰۰ روپے رکھی ہے اگر یہ ایک رسالہ مجھے ۲۰۰ روپے کا بھی ملے تو میں یہ رسالہ لینے کے لئے تیار ہوں۔ اللہ آپ کو اس محنت کو قبول فرمائے (آمین) مگر افسوس! اتنا تحقیقی رسالہ ہمارے اہل حدیث بھائیوں تک نہیں پہنچا اور وہ قرآن و حدیث پر مبنی اس رسالے سے ناواقف ہیں۔ اہل حدیث بھائیوں کے علاوہ پاکستان کے تمام اہل حدیث علماء کے پاس بھی یہ رسالہ نہیں پہنچ رہا صرف چند ایک علماء کے پاس یہ رسالہ پہنچتا ہے۔ میری آپ سے اور تمام اہل حدیث بھائیوں سے گزارش ہے کہ اس رسالے کو اکثر اہل حدیث علماء تک پہنچائیں اور اہل حدیث طلباء جو مدارس میں پڑھ رہے ہیں وہاں بھی یہ رسالہ پہنچنا چاہئے تاکہ نوجوان نسل میں علم و تحقیق کی لہر دوڑے اور وہ اس رسالے کو پڑھ کر تحقیق کی طرف آئیں اور وہ اسماء الرجال کا علم حاصل کریں اور وہ مسلک اہل حدیث کی خوب خدمت کر سکیں۔

محترم الشیخ صاحب! میرے اس خط اور میرے مندرجہ ذیل سوال کو ماہنامہ ''الحدیث'' میں شائع کریں۔ اس ضروری تمہید کے بعد آپ سے سوال یہ ہے کہ کیا چوتھے دن قربانی کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے؟ میں نے بعض علماء سے سنا ہے کہ چوتھے دن قربانی کرنے والی جو احادیث ہیں وہ ضعیف ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ قربانی تین دن ہے۔

اس سلسلے میں ہفت روزہ اہل حدیث میں فضیلۃ الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ قربانی چار دن ہے ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

فضیلۃ الشیخ نے لکھا ہے کہ ''قربانی، عید کے بعد تین دن تک کی جا سکتی ہے۔ عید دسویں (۱۰) ذوالحجہ کو ہوتی ہے، اس کے بعد تین دنوں کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔ ایامِ تشریق کو ذبح کے دن قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایامِ تشریق ذبح کے دن ہیں (مسند امام احمد ص ۸۲ ج ۴) اگرچہ اس روایت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ منقطع ہے لیکن امام ابن حبان اور امام بیہقی نے اسے موصول بیان کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (صحیح الجامع الصغیر: ۴۵۳۷)

بعض فقہاء نے عید کے بعد صرف دو دن تک قربانی کی اجازت دی ہے ان کی دلیل درج ذیل امر ہے:

قربانی یوم الاضحی کے بعد دو دن تک ہے (بیہقی ص ۲۹۷ ج ۹) لیکن یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرفوع حدیث کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا لہٰذا قابل حجت نہیں۔ علامہ شوکانی نے اس کے متعلق پانچ مذاہب ذکر کئے ہیں پھر اپنا فیصلہ بایں الفاظ لکھا ہے: ''تمام ایامِ تشریق ذبح کے دن ہیں اور وہ یوم النحر کے بعد تین دن ہیں۔'' (نیل الاوطار ص ۱۲۵ ج ۵)

واضح رہے پہلے دن قربانی کرنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی پر عمل پیرا رہے ہیں لہٰذا بلاوجہ قربانی دیر سے نہ کی جائے اگرچہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ غرباء مساکین کو فائدہ پہنچانے کیلئے تاخیر کرنا افضل ہے لیکن یہ محض ایک خیال ہے جس کی کوئی منقول دلیل نہیں ہے۔ نیز اگر کسی نے تیرہ (۱۳) ذوالحجہ کو قربانی کرنا ہو تو

غروب آفتاب سے پہلے پہلے قربانی کر دے کیونکہ غروب آفتاب کے بعد اگلا دن شروع ہو جاتا ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث جلد۳۸۔ ۷تا۱۳ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ ۲۷اپریل تا ۳مئی ۲۰۰۷ء)

یہ وہ دلائل ہیں جن کو حافظ عبدالستار حماد حفظہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

محترم الشیخ صاحب مندرجہ بالا دلائل اوران کے علاوہ چوتھے دن قربانی کے جتنے دلائل ہیں ان کو بیان کریں اوران کی اسنادی حیثیت کوواضح کریں اوراس مسئلہ قربانی کے بارے میں صحیح ترین تحقیق بیان فرمائیں، اللہ آپ کوجزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

اس سوال کوالحدیث میں شائع کریں اوراس کا جواب تحریر فرماکر جوابی لفافے میں بھی ارسال فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مسند احمد (۴/۸۲ ح۱۶۷۵۲) والی روایت واقعی منقطع ہے۔

سلیمان بن موسیٰ نے سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ امام بیہقی نے اس روایت کے بارے میں فرمایا: ''مرسل'' یعنی منقطع ہے۔ (السنن الکبریٰ ج۵ ص۲۳۹، ج۹ ص۲۹۵)

امام ترمذی کی طرف منسوب کتاب العلل میں امام بخاری سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''سلیمان لم یدرک احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم''سلیمان (بن موسیٰ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو بھی نہیں پایا۔ (العلل الکبیر ۱/۳۱۳)

اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ کسی صحیح دلیل سے یہ ثابت نہیں ہے کہ سلیمان بن موسیٰ نے سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ آنے والی روایت (نمبر۲) سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ سلیمان بن موسیٰ نے سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نہیں سنی۔

نیز دیکھئے نصب الرایۃ (۳/۶۱)

روایت نمبر۲:

صحیح ابن حبان (الاحسان: ۳۸۴۳، دوسرا نسخہ: ۳۸۵۴) والکامل لابن عدی (۳/۱۱۱۸، دوسرا نسخہ ۴/۲۶۰) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۹/۲۹۵، ۲۹۶) اور مسند البزار (کشف الاستار ۲/۲۷ ح۱۱۲۶) وغیرہ میں ''سلیمان بن موسی عن عبدالرحمن بن ابی حسین عن جبیر بن مطعم'' کی سند سے مروی ہے کہ «وفی کل ایام التشریف ذبح» اور سارے ایام تشریق میں ذبح ہے۔ یہ روایت دووجہ سے ضعیف ہے:

(۱) حافظ البزار نے کہا: ''وابن ابی حسین لم یلق جبیر بن مطعم''

اور (عبدالرحمن) ابن ابی حسین کی جبیر بن مطعم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ (البحر الزخار۸/۳۶۴ح ۳۴۴۴، نیز دیکھئے نصب الرایہ ج ۳ ص ۶۱ والتمہید نسخہ جدیدہ ۱۰/۲۸۳)

(۲) عبدالرحمن بن ابی حسین کی توثیق ابن حبان (الثقات ۵/۱۰۹) کے علاوہ کسی اور سے ثابت نہیں ہے لہٰذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔

روایت نمبر ۳ :

طبرانی (المعجم الکبیر ۲/۱۳۸ح ۱۵۸۳) بزار (البحر الزخار۸/۳۶۳ح ۳۴۴۳) بیہقی (السنن الکبریٰ ۵/۲۳۹، ۹/۲۹۲) اور دارقطنی (السنن ۴/۲۸۴ح ۴۷۱۱) وغیرہم نے ''سوید بن عبدالعزیز عن سعید بن عبدالعزیز التنوخی عن سلیمان بن موسی عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ ''کی سند سے مرفوعاً نقل کیا کہ «ایام التشریق کلھا ذبح» تمام ایام تشریق میں ذبح ہے۔

اس روایت کا بنیادی راوی سوید بن عبدالعزیز ضعیف ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب : ۲۶۹۲)

حافظ ہیثمی نے کہا : ''وضعفہ جمہور الائمۃ''

اور اسے جمہور اماموں نے ضعیف کہا ہے۔ (مجمع الزوائد ۳/۱۴۷)

روایت نمبر ۴ :

ایک روایت میں آیا ہے کہ «عن سلیمان بن موسی ان عمرو بن دینار حدثہ عن جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : کل ایام التشریق ذبح» (سنن الدارقطنی ۴/۲۸۴ ح ۴۷۱۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۲۹۶)

یہ روایت دو وجہ سے مردود ہے :

(۱) اس کا راوی احمد بن عیسیٰ الخشاب سخت مجروح ہے۔

دیکھئے لسان المیزان (ج ۱ ص ۲۴۰ ۔ ۲۴۱)

(۲) عمرو بن دینار کی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

دیکھئے الموسوعۃ الحدیثیۃ (ج ۲۷ ص ۳۱۷)

تنبیہ :

ایک روایت میں ''الولید بن مسلم عن حفص بن غیلان عن سلیمان بن موسی عن محمد بن المنکدر عن جبیر بن مطعم ''کی سند سے آیا ہے کہ ''عرفات موقف وادفعوا من عرفۃ والمزدلفۃ موقف وادفعوا عن محسر'' (مسند الشامیین ۲/۳۸۹ح ۱۵۵۶، ونصب الرایہ ۳/۶۱ مختصراً)

اس روایت کی سند ولید بن مسلم کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس میں ایام تشریق میں حج کا بھی ذکر نہیں ہے۔

خلاصۃ التحقیق :

ایام تشریق میں ذبح والی روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے لہٰذا اسے صحیح یا حسن قرار دینا غلط ہے ۔

آثارِ صحابہ :

روایت مسؤلہ کے ضعیف ہونے کے بعد آثار صحابہ کی تحقیق درج ذیل ہے :

(۱) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ''الاضحی یومان بعد یوم الاضحی'' قربانی والے دن کے بعد (مزید) دو دن قربانی (ہوتی) ہے ۔ (موطا امام مالک ج ۲ ص ۴۸۷ ح ۱۰۷۱ و سندہ صحیح ، السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۲۹۷)

(۲) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ''النحر یومان بعد یوم النحر وافضلہا یوم النحر'' قربانی کے دن کے بعد دو دن قربانی ہے اور افضل قربانی نحر والے (پہلے) دن ہے ۔ (احکام القرآن للطحاوی ۲/۲۰۵ ح ۱۵۷۱ ، وسندہ حسن)

(۳) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ''الاضحی یومان بعدہ'' قربانی والے (اول) دن کے بعد دو دن قربانی ہوتی ہے ۔ (احکام القرآن للطحاوی ۲/۶۰۲ ح ۱۵۷۶ ، وھو صحیح)

(۴) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ''النحر ثلاثۃ ایام'' قربانی کے تین دن ہیں ۔ (احکام القرآن للطحاوی ۲/۲۰۵ ح ۵۶۹ ، وھو حسن)

تنبیہ :

احکام القرآن میں ''حماد بن سلمۃ بن کھیل عن حجتہ عن علی'' ہے جبکہ صحیح ''حماد عن سلمۃ بن کھیل عن حجیۃ عن علی'' ہے جیسا کہ کتب اسماء الرجال سے ظاہر ہے اور حماد س مراد حماد بن سلمہ ہے ۔ والحمد للہ

ان کے مقابلے میں چند آثار درج ذیل ہیں :

(۱) حسن بصری نے کہا : عید الاضحی کے دن کے بعد تین دن قربانی ہے ۔ (احکام القرآن للطحاوی ۲/۲۰۶ ح ۱۵۷۷ وسندہ صحیح ، السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۲۹۷ وسندہ صحیح)

(۲) عطاء (بن ابی رباح) نے کہا : ایام تشریق کے آخر تک (قربانی ہے) (احکام القرآن ۲/۲۰۶ ح ۱۵۷۸ وسندہ حسن ، السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۲۹۶ وسندہ حسن)

(۳) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ نے فرمایا : ''الاضحی یومان بعدہ'' قربانی والے (اول) دن کے بعد دو دن قربانی ہوتی ہے ۔ (احکام القرآن للطحاوی ۲/۲۰۶ ح ۱۵۷۶ ، وھو صحیح)

(۴) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ''النحر ثلاثۃ ایام'' قربانی کے تین دن ہیں ۔ (احکام القرآن للطحاوی ۲/۲۰۵ ح ۵۶۹ ، وھو حسن)

تنبیہ :

احکام القرآن میں ''حماد بن سلمۃ بن کھیل عن حجتہ عن علی'' ہے جبکہ صحیح ''حماد عن سلمۃ بن کھیل عن حجیۃ عن علی'' ہے جیسا کہ کتب اسماء الرجال سے ظاہر ہے اور حماد سے مراد

حماد بن سلمہ ہے۔ والحمدللہ

ان کے مقابلے میں چند آثار درج ذیل ہیں :

(۱) حسن بصری نے کہا : عیدالاضحیٰ کے دن کے بعد تین دن قربانی ہے۔ (احکام القرآن للطحاوی ۲/۲۰۶ح ۱۵۷۷ وسندہ صحیح، السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۲۹۷ وسندہ صحیح)

(۲) عطاء (بن ابی رباح) نے کہا : ایام تشریق کے آخر تک (قربانی ہے) (احکام القرآن ۲/۲۰۶ح ۱۵۷۸ وسندہ حسن، السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۲۹۶ وسندہ حسن)

(۳) عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا : ''الاضحی یوم النحر وثلاثۃ ایام بعدہ'' قربانی عید کے دن اور اس کے بعد تین دن ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۲۹۷ وسندہ حسن)

امام شافعی اور عام اہل حدیث علماء کا یہی فتویٰ ہے کہ قربانی کے چار دن ہیں۔ بعض علماء اس سلسلے میں سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں لیکن یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ سابقہ صفحات پر تفصیلاً ثابت کر دیا گیا ہے۔

(۴) سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان اپنی قربانیاں خریدتے پھر انھیں (کھلا کھلا کر) موٹا کرتے پھر عیدالاضحیٰ کے بعد آخری ذوالحجہ (تک) کو ذبح کرتے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۲۹۷، ۲۹۸ وسندہ صحیح)!!

ان سب آثار میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وغیرہ کا قول راجح ہے کہ قربانی تین دن ہے : یعنی عیدالاضحیٰ اور اس کے بعد والے دو دن۔

ابن حزم نے ابن ابی شیبہ سے نقل کیا ہے کہ ''نا زید بن الحباب عن معاویۃ بن صالح : حدثنی ابو مریم : سمعت ابا ہریرۃ یقول : الاضحی ثلاثۃ ایام'' یعنی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قربانی تین دن ہے۔ (المحلی ج۷ص ۳۷۷ مسئلہ : ۹۸۲)

اس روایت کی سند حسن ہے لیکن مصنف ابن ابی شیبہ (مطبوع) میں یہ روایت نہیں ملی۔ واللہ اعلم

فائدہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا تھا، بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ یہ ممانعت اس کی دلیل ہے کہ قربانی تین دن ہے والا قول ہی راجح ہے۔ اس ساری تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صراحتاً اس باب میں کچھ بھی ثابت نہیں ہے اور آثار میں اختلاف ہے لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور جمہور صحابہ کرام کا یہی قول ہے کہ قربانی کے تین دن (عیدالاضحیٰ اور دو دن بعد) ہیں، ہماری تحقیق میں یہی راجح ہے اور امام مالک وغیرہ نے بھی اسے ہی ترجیح دی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص175